REGD No. P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

۳۰ تبوک ۱۳۴۴ ہش | ۵ رجمادی الثانی ۱۳۸۵ھ | ۳۰ ستمبر ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۸ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور قادیان کے دوسرے بزرگان اور جملہ درویشان بھی اس کی عنایت سے ہر طرح خیریت سے ہیں۔ اور سب احباب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہر جگہ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

″ ۔ مقام شکر ہے کہ اُن مقامی درویشان کے بیوی بچے جو ملک میں ہنگامی حالات کے بعد نظر بند کر دیئے گئے تھے مرکز کی منظوری کے بعد آج رات واپس آ گئے ہیں فالحمدللہ۔

جماعت احمدیہ کا مقدس اور دائمی مرکز قادیان

غیر معمولی حالات میں حکومت کی طرف سے حفاظت کا انتظام

ملک کی حفاظتی اور دفاعی سکیموں کو کامیاب بنانے میں احباب جماعت حکومت سے پورا پورا تعاون کریں

از جناب ناظر صاحب امور عامہ قادیان

دنیا میں امن کے قیام کے خواہشمند احباب کے لئے یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہے کہ بدقسمتی سے گذشتہ چند ماہ سے ہمارے پڑوسی ملک پاکستان کے ناپسندیدہ رویہ کی وجہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ اور بھارت دیش کے مصالحانہ رویہ کے باوجود یہ تنازعہ گذشتہ دنوں انتہائی خطرناک شکل اختیار کر گیا۔ اور اس طرح ایک بار پھر دنیا کے امن کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ اب دونوں ملکوں کے درمیان جنگ بندی ہو گئی ہے۔ اور خوفناک تباہی اور بربادی کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ ایسے وقت میں ہر محب وطن ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے تن من دھن سے اپنی بھارت سرکار کی امداد کر کے اس کی حفاظتی اور دفاعی سکیموں کو کامیاب بنائے۔ اور اس طرح اپنی حکومت کے ہاتھ مضبوط کرے۔ چنانچہ نظارت ہذا نے مورخہ ۲۰/۹/۶۵ کو ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں مقیم ہندوستانی بھائیوں کے نام سرکلر چٹھی بھجوا کر تاکید کی تھی کہ سب احمدی بھائی موجودہ نازک حالات میں اپنے افسران اور حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ ملک کے دفاع کو مضبوط کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں۔ ڈیفنس فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔ اور جو نوجوان فوج میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ وہ پورے عزم اور بہادری کے ساتھ اپنا فرض ادا کریں۔ مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ نظارت ہذا کی اس گشتی چٹھی پر جملہ احمدی بھائیوں نے عمل کرتے ہوئے حکومت اور افسران کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اور ڈیفنس فنڈ میں نمایاں حصہ لے کر ملک کے دفاعی انتظامات کو مضبوط کیا ہے۔ نیز ریزولیشنز پاس کر کے اپنی حکومت کو اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اس گشتی چٹھی میں اس بات کی بھی وضاحت کر دی گئی تھی کہ ہمارے ملک کا سیکولر نظام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اور پوری پوری آزادی حاصل ہے۔ ہم بڑے فخر کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ ہندوستان میں رہتے ہیں۔ اور حکومت کے افسران کا بھی ہمارے ساتھ بڑا ہمدردانہ اور مشفقانہ رویہ اور سلوک ہے۔ جس کے لئے ہم اپنی حکومت اور افسران کے شکر گذار ہیں۔

گذشتہ دنوں جب بھارت اور پاکستان کی سرحدوں پر حالات نازک صورت اختیار کر گئے تو ضلع حکام نے احتیاط کے طور پر محلہ احمدیہ میں مقیم احمدیوں کی حفاظت اور احمدیوں کے مقدس مقامات کے تحفظ کے لئے سپیشل گارڈ کا انتظام فرمایا۔ تاکہ شرارت پسند طبقہ یا افراد کوئی ایسی بات نہ کر سکے جس سے نقص امن واقع ہو۔ یہ انتظام بدستور قائم ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ضلع حکام کی بروقت توجہ اور شہر کے معززین کے ہمدردانہ رویہ اور سلوک کی وجہ سے یہاں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

حالات خراب ہونے پر قادیان کی حفاظت اور امن قائم رکھنے کے لئے یہاں ہر طبقہ کے لوگوں پر مشتمل ایک ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اور اس کمیٹی میں جماعت کے نمائندہ کے طور پر چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ کو شامل کیا گیا۔ سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے قادیان اس ڈیفنس کمیٹی کے صدر بنائے گے۔ جن سنگھ کے ایک ممبر شری رام پرکاش صاحب کتیاکر جنرل سیکرٹری مقرر کئے گئے۔ اس کمیٹی کے ممبران نے شہر میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے توجہ دی اور شہر میں پیدا شدہ افواہوں اور غلط فہمیوں کا بروقت ازالہ کر کے شہر میں امن و امان قائم رکھا۔

ڈیفنس کمیٹی کی ہدایات اور مرتب کردہ پروگرام کے مطابق قادیان کے تمام محلہ جات میں ٹھیکری پہرہ کا انتظام کیا گیا چنانچہ احمدیہ محلہ میں احباب جماعت بڑی مستعدی اور خلوص و محبت کے ساتھ صبح شام اس خدمت کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

ہم جماعت احمدیہ کے افراد ضلع

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رولا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

حکام مثلاً سردار جوگندر سنگھ صاحب آئی۔اے۔ایس ڈپٹی کمشنر گورداسپور شری دی کے کالیہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور۔سردار ہربھجن سنگھ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بٹالہ۔اور بخشو ہرنام سنگھ صاحب ایس۔ایچ۔او بٹالہ۔اور ایس۔ایچ۔او قادیان ملک مقیم چند صاحب اے۔ایس۔آئی کے خاص طور پر شکر گذار ہیں جنہوں نے ہر لمحہ قادیان میں مقیم احمدی افراد اور مقامات مقدسہ کی حفاظت اور دیکھ بھال کا خیال رکھا ہے۔

اس مضمون کے ذریعہ نظارت ہذا اپنے جملہ احمدی بھائیوں سے درخواست کرتی ہے کہ ہمارے ملک بھارت کیلئے پاکستان کی جارحیت کا خطرہ ابھی پورے طور پر ختم نہیں ہوا ہے۔جنگ بندی کے باوجود بھارت کی سرحدوں پر پاکستان کی جارحانہ کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے۔کشمیر جو بھارت کا حصہ ہے۔ابھی خطرہ میں ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے ہمسایہ ملک چین نے بھی بھارت کی سرحدوں پر جارحانہ کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔لہٰذا سب بھارت واسیوں کی طرح ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیارے دیش بھارت کو خطرات سے مکمل طور پر محفوظ رکھنے کے لئے اپنی قربانیوں میں اضافہ کریں۔ہر سچے احمدی کی دیش بھگتی دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہونی چاہیئے۔اور ہے۔اپنے ملک اور دیش کی خدمت اور حکومت وقت کی اطاعت اور اس سے وفاداری ہمارا جزو ایمان ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔حالات خواہ

کوئی شکل اختیار کریں۔سب احمدی بھائیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی اس تعلیم پر صدق دل کے ساتھ عمل پیرا رہیں۔اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیں۔کہ ان سے بڑھ کر کوئی دوسرا دیش بھگت نہیں ہو سکتا ہے یہ امر باعث مسرت ہے کہ پاکستان کے ساتھ موجودہ جنگ میں اس کی جارحانہ کارروائی کو ختم کرنے کیلئے بہت سے احمدی بھائیوں نے بھی محاذ جنگ پر خدمات سرانجام دی ہیں۔اور اپنی قربانی پیش کی ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت کے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار اس بات کو واضح کیا ہے کہ ہر احمدی جس ملک میں مقیم ہے اور اس کا شہری ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی حکومت کا وفادار رہے۔اور اپنے ملک کے لئے ہر طرح کی قربانی پیش کرے۔ہندوستان کے احمدی بھائی اپنے بزرگان کے اس ارشاد پر پوری طرح عمل کر رہے ہیں۔

نظارت ہذا میں بیرونی جماعتوں سے یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ افراد جماعت ڈیفنس فنڈ میں حصہ لے رہے ہیں۔صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بھی اپنے محدود وسائل کے باوجود مبلغ دو ہزار روپیہ ڈیفنس فنڈ میں چندہ دیا ہے۔

حالات خراب ہونے پر عام ملکی قانون کے مطابق بعض سرکاری ملک کے افراد

کو احتیاطاً نظر بند کر لیا جاتا ہے۔چنانچہ قادیان کے بعض درویشان کے بیوی بچے جو باقاعدہ پاسپورٹ پر ایک لمبے عرصہ سے قادیان میں مقیم تھے اور جن کی ہندوستانی شہریت کا معاملہ زیر کارروائی تھا۔اسی عام قانون کے ماتحت ان ۲۹ افراد (مردوں۔عورتوں۔بچوں) کو ضلع حکام نے مرکزی احکامات کے مطابق مورخہ ۱۵ ستمبر کو نظر بند کر کے گورداسپور جیل میں بھجوا دیا۔مرکزی کارروائی اور مرکزی و صوبائی حکام کے ہمدردانہ رویہ کے نتیجہ میں ان افراد کی واپسی کے احکامات صادر ہونے کے بعد یہ فیملیاں گذشتہ رات خیر و عافیت سے واپس قادیان پہنچ گئی ہیں۔الحمد للہ۔

آخر میں ہم جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنے ملک اور دیش کی خدمت کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہیں۔اپنے ملک کی سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔اپنے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جلد صحت یابی اور تندرستی کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔اپنے مقدس مرکز قادیان اور بزرگان سلسلہ کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔مرکز کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں۔اور بصورت حالات سے نظارت ہذا کو مطلع فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا ہر لمحہ حافظ و ناصر رہے۔اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔آمین

(عبد الرحمن ناظر امور عامہ قادیان)

بھارتی مسلمان اور حکومت وقت

(نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اس وقت بھارت اور پاکستان کی جنگ کی وجہ سے یہ سوال پیدا ہو گیا ہے کہ بھارتی مسلمانوں کا حکومت پاکستان اور اپنی حکومت کے بارہ میں کیا رویہ ہونا چاہیئے آیا وہ پاکستان کی مسلم حکومت کا ساتھ دیں اور بھارتی سیکولر حکومت سے تعاون نہ کریں یا پاکستان کی حکومت کی بجائے اپنی ملکی سیکولر حکومت کا ساتھ دیں اور اسکے ساتھ سچی وفاداری کا معاملہ کریں۔سو اسکے متعلق واضح ہے کہ یہ تو بیشک صحیح ہے کہ بھارتی مسلمانوں اور پاکستانی مسلمانوں کا مذہب ایک ہے لیکن ملکی و سیاسی لحاظ سے وہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل الگ الگ ہیں۔مذہب اور سیاست میں بڑا فرق ہے سیاسی اور ملکی لحاظ سے بھارتی مسلمانوں کو اسلام کا یہی حکم ہے کہ وہ اپنی ملکی حکومت کیساتھ پورے طور پر وفادار رہیں۔اسکی اطاعت کریں اور ممکن حد تک اسکے لئے اپنا تعاون پیش کریں اور اسکے لئے قربانی کیلئے تیار رہیں۔اور یہ خیال کر کے کہ بھارت کے خلاف پاکستان یا کوئی اور مسلم حکومت نبرد آزما ہے اپنی حکومت کیلئے قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ کریں اور اس کیساتھ تعاون کرنے سے پیچھے نہ رہیں۔اسلام نے انکے سامنے اپنی حکومت کے بارے میں جو واضح اور کھلا موقف پیش کیا ہے یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء ع ۸) کہ اے مومنو! تمہیں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم پر حاکم ہوں۔اس آیت سے ظاہر ہے کہ حاکموں کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ مطلق طور پر اپنی حکومت کی اطاعت کا حکم ہے۔

یاد رہے کہ اس آیت میں "منکم" کا جو لفظ آیا ہے اس کے معنے صرف "میں سے" ہی کے نہیں بلکہ "اوپر" کے بھی ہوتے ہیں اور یہی معنی اس جگہ مراد ہیں اسلئے اسمیں اپنے ملک کے ہر قسم کے حاکموں کی اطاعت کا حکم ہے خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔یہ ایسا نہایت واضح حکم ہے کہ جس میں ملک اور قوم کی ہر طرح کی بہبودی اور سربلندی کا راز مضمر ہے اور یہ ایسا حکم ہے جس پر مسلمانوں کو بجا فخر ہے اسلام نے اس حکم کے ذریعہ سے حکومت وقت کے ہاتھوں کو مضبوط کر دیا ہے۔اس حکم کے ذریعہ سے اس نے جہاں مسلمانوں کو صحیح لائن پر ڈالا ہے وہاں اس نے حکومت کو بھی پورے طور پر مطمئن کر دیا اور بتا دیا ہے کہ سچا مسلم کبھی اپنی حکومت کی وفاداری سے پیچھے نہیں رہ سکتا بلکہ وہ ہمیشہ ہی اس کا فرمانبردار رہتا ہے۔خود حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکام وقت کی اطاعت کیلئے سخت تاکید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جو اپنے حاکموں کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا میری اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں سختی کیساتھ حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے۔اگر کوئی چھوٹے سر والا حبشی غلام یعنی مکروہ شکل اور کم عقل اور سیرت کے لحاظ سے ہر ادنیٰ قوم کا آدمی بھی تم پر حاکم ہو تو اس کی بھی کامل طور پر فرمانبرداری کرو۔حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں بھی یہ تخصیص نہیں فرمائی کہ اگر تم پر مسلمان حاکم ہو تو تم اس کی تو اطاعت کرو لیکن اگر غیر مسلم حاکم ہو تو اس کی اطاعت سے الگ رہو۔اسلام نے راعی اور رعایا اور حاکم و محکوم کے تعلقات کو مضبوط کرنے اور ان میں پورے طور پر یکجہتی اور اتفاق اور امن و صلح پیدا کرنے کیلئے نہ صرف تعلیم ہی اعلیٰ دی ہے بلکہ عمل کے لحاظ سے بھی اعلیٰ درجہ کی مثال قائم کی ہے چنانچہ مسلمانوں نے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ میں جا کر اپنے عملی نمونہ سے دنیا پر اسے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانوں کیلئے اپنی غیر مسلم حکومت کی اطاعت لازمی اور ضروری ہے خواہ وہ

قادیان میں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۱، ۱۲، ۱۳ دسمبر ۱۹۶۵ء منعقد ہوگا۔احباب ابھی سے اس مبارک تقریب میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

[illegible] حکومت اسلام سے مسلم ہو یا دوسرا کوئی [illegible] سے پس بھارتی مسلمانوں اور حکومت ہر دو کو اس سے بھی واقف ہونا چاہئے [illegible] مسلمان ہر طور پر اپنے عقیدہ کی رو سے بھارتی حکومت کے [illegible] [illegible] کے خوش نہ ہوں اخبارات میں دیتے رہیں تا حکومت اور اس کی مسلم رعایا کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہو اور ان میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔

ہفت روزہ بدر قادیان ۳۰ ستمبر ۱۹۶۵ء

ایک منفی اور مایوسانہ حل

ماہنامہ "اردو ڈائجسٹ" لاہور کے شمارہ جولائی ۱۹۶۵ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر عبد المتین صاحب کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جس میں منجملہ دیگر باتوں کے انہوں نے مشرقی پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کے تیزی کا سے عیسائیت قبول کرنے کے بارہ میں یہ حل پیش کیا ہے۔ کہ

"میرے خیال میں عیسائی مشنریوں پر پابندی عائد کر دینی چاہئیے"!

یہ مایوس کن الفاظ اگر کسی عامی آدمی کی زبان سے نکلتے تو جائے حیرت نہ تھی لیکن قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کی زبان سے یہ الفاظ سن کر ماتم کرنے کو جی چاہ رہا ہے اور ہم سر بگریبان ہو کر یہ سوچنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ آخر وہ قوم جو صداقتوں کی علمبردار ہے اور جسے لا اکراہ فی الدین کا سبق دیا گیا تھا اور جسے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کی تاکید کی گئی تھی۔ وہ اس قدر شکست خوردہ اور پست ذہنیت پر کیسے اتر آئی۔ اور تبلیغ اسلام کے صحیح طریق کو چھوڑ کر طاقت کے ذریعہ اپنے عقائد کو منوانے یا دوسروں کو ان کے عقائد سے روکنے کا نظریہ اس نے کہاں سے اپنا لیا؟

قرآن کریم اتنی زبردست صداقتوں اور قوتوں کا حامل ہے کہ اس کی موجودگی میں ہمیں دلائل کے راستہ سے ہٹ کر کوئی اور غیر منطقی طریق اپنانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ قرآن کریم کو اپنا رہبر بنایا جائے اور عقل و جذبات کی کوتاہ فہمیوں کو اس کے سامنے سپر انداز کر کے اسی سے استمداد کی جائے۔ یہی وہ طریق ہے جسے اختیار کر کے آج جماعت احمدیہ کے مجاہدین سات سمندر پار عیسائیت کے بڑے بڑے مضبوط قلعوں پر دلائل کے ہتھیاروں سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور یہ حقیقت تو اغیار بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ جس نہج پر جماعت احمدیہ نے تبلیغ کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہی صائب اور درست اور کامیاب ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ اس قسم کے منفی اور مایوسانہ حل کی مخالفت کرتے ہوئے دعوے کے ساتھ یہ یقین رکھتی ہے کہ عیسائیت جہاں کہیں بھی اسلام کے مقابل آئے گی وہ ایسی شکست کھا سکے گی کہ پھر کبھی ادھر کا رخ نہ کرے گی چنانچہ آج دنیا کے مختلف ممالک میں بھی ہو رہا ہے اور ہمارے مبلغین اور مجاہدین کے سامنے عیسائی مشنری پانی بھرتے ہیں۔

محل تعجب ہے کہ مسلمانوں کے عوام ہی نہیں ان کے خواص بھی اس مسئلہ کا بالکل منفی حل پیش کرتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں پر پابندی لگا دی جائے۔ حالانکہ اس کا اصل حل وہی ہے جو جماعت احمدیہ ستر سال سے پیش کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور نہ صرف پیش کرتی چلی آ رہی ہے بلکہ وہ اپنے عمل اور تجربہ کی بنا پر اس حل کو کامیاب ترین حل ثابت کر رہی ہے۔ اس کے ثبوت میں یورپ کے عیسائی ممالک کے علاوہ افریقہ کے ان ممالک کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جہاں عیسائی مشنریوں کو بڑی بڑی حکومتوں کی حمایت اور مالی امداد حاصل ہے لیکن وہ احمدی مبلغین کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ اور جب کبھی عیسائی مشنری کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا مخاطب احمدی ہے تو وہ مذہبی بحث کرنے کا حوصلہ ہار جاتا ہے۔

اور یہ محض اس لئے کہ خدا کے فضل سے احمدیت کے پاس وہ زبردست ہتھیار ہیں جو اسے قرآن کریم نے دیئے ہیں۔ عامۃ المسلمین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کریم کی تعلیمات کے بالکل برعکس خدائی صفات دے دیں۔ اور اس طرح عیسائی عقائد کی حوصلہ افزائی کی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عیسائی مشنریوں کے مقابلہ سے گھبراتے ہیں اور دلائل کے میدان میں بے بسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے طاقت کے بل پر ان کا اپنے ملک میں داخلہ ہی ممنوع قرار دینے کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ مذہبی مباحث میں عقلی اور نقلی دلائل کی ضرورت ہوتی ہے لیکن مشکل یہی ہے کہ وہ دلائل کونسے پیش کریں کیا اس قسم کے دلائل کہ حضرت عیسیٰ دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور وہ حقیقی مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے؟ آخر یہ عقاید جو قرآنی تعلیم کی رُو سے قطعاً غلط اور بے بنیاد ہیں اور عیسائیت کی تائید ہیں۔ ان کے بل پر عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کیا بھی کس طرح جا سکتا ہے؟ اس کا واحد حل یہی ہے۔ جو قرآن کریم پیش کرتا ہے اور اسلام کی تعلیم پیش کرتی ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے کہ

عیسیٰ کو مرنے دو تاکہ اسلام زندہ ہو

ہم ذیل میں مذکورہ بالا انٹرویو کا متعلقہ حصہ نقل کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ غیر احمدی مسلمانوں کے بڑے بڑے مفکر اور دانشور اس مسئلہ کا جو حل پیش کرتے ہیں وہ عقل اور دلیل کی دنیا سے کتنی دور ہے۔ اور پھر یہ بھی دیکھئے کہ عیسائی مشنریوں کے مقابل پر علماء تیار کرنے کے بارہ میں کتنی زیادہ مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے۔

یہ انٹرویو جناب الطاف حسن صاحب قریشی ایڈیٹر ماہنامہ "اردو ڈائجسٹ" لاہور نے لیا تھا وہ فرماتے ہیں:۔

"میرے ایک ساتھی نے تیز تیز سوال کیا:۔

"قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ مشرقی پاکستان میں غیر مسلم اقلیتیں تیزی سے عیسائیت قبول کر رہی ہیں کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم اقلیتوں کے سامنے اسلام پیش کریں۔ اور بتائیں کہ سلامتی کا راستہ یہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا ... تو وہ غیر مسلم جو عیسائیت کی آغوش میں جا رہے ہیں۔ وہ اسلام کی طرف کھنچے آئیں گے"

"مگر ہم نے تو اقلیتوں کو مذہبی آزادی کی ضمانت دی ہے ہم ان کے سامنے اسلام کیسے پیش کر سکتے ہیں؟ متین صاحب نے یہ جملہ رک رک کر اور ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا۔

"مذہبی آزادی کا مطلب ہے کہ کسی غیر مسلم کو طاقت یا قانون کے ذریعے مذہب تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ ہم تو صرف ان کے سامنے اسلام پیش کریں گے اور اسے اس بات کی کامل آزادی ہو گی کہ وہ چاہے اپنے مذہب پر قائم رہے یا اسلام کو ایک سچا دین سمجھ کر اسے قبول کر لے۔ جب ہم غیر مسلموں کو اس بات کی آزادی دیتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کی آزادی کے ساتھ تبلیغ کر سکے، تو یہ آزادی ہمیں بھی تو حاصل ہونی چاہیئے کہ ہم اللہ کے دین کا پیغام اُن لوگوں تک پہنچائیں جن تک یہ پیغام نہیں پہنچا"!

"آپ صحیح کہتے ہیں میرے خیال میں عیسائی مشنریوں پہ پابندی عائد کر دینی چاہیئے"!

"متین صاحب! پابندی لگانے سے فرق تو یقیناً پڑ جائیگا لیکن اس سے مسئلہ پوری طرح حل نہیں ہو گا عیسائی مشنریاں اس وجہ سے کامیابی حاصل کر رہی ہیں کہ معاشرے میں ایک خلاء موجود ہے مسلمان علماء غیر مسلموں تک پہنچنے کے بجائے آپس میں ذہنی کشتی لڑ رہے ہیں۔ دوسری طرف عیسائی تنظیموں نے مختلف طریقوں سے ایسے افراد تیار کر لیے ہیں جنہیں اپنے مذہب کے لئے کام کرنے کا جنون ہے وہ کم پیسہ پر دن رات کام کرتے ہیں گندی بستیوں میں گھس جاتے ہیں گھر گھر دستک دیتے ہیں اُن کی زبان پر میٹھے بول ہوتے ہیں وہ سکول قائم کرتے ہیں ہسپتال کھولتے ہیں اور ان کے ذریعے اپنے مذہب کے جراثیم دور دور تک پہنچا دیتے ہیں۔ ہم ان سرگرمیوں کے آگے قانون کی دیوار کھڑی کرنا چاہتے ہیں یہ سوچ تو ہی اس کی ... متین صاحب ہمہ تن گوش بر آواز تھے میرے ساتھی نے بات کو آگے بڑھایا:

"ہم ایسے افراد کیوں نہیں تیار کرتے؟ ہماری غیرت کو کیا ہو گیا؟ اسلام سے محبت اور شیفتگی کے نعرے کیا ہوئے؟ ذہنوں کو مسخر کر دینے والا اور دلوں میں طوفان اُٹھا دینے والا انقلابی تصور دین بے اثر کیوں ہو گیا؟ مشرقی پاکستان میں لاتعداد دینی مدارس موجود ہیں، ان میں ارباب جنوں کیوں پیدا نہیں ہوتے؟

متین صاحب پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی وہ کچھ کہنا چاہتے تھے، مگر جذبات اور شدت احساس نے الفاظ کے آبگینوں کو پانی پانی کر دیا تھا "خدا ہمیں اپنے دین کی راہ میں کچھ کرنے کی توفیق عطا فرمائے!" آمین

(نوٹ)۔ انہوں نے گلوگیر لہجے میں کہا۔ اُن کی پیشانی پسینہ سے شرابور تھی "... جناب عبد المتین صاحب کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی صرف اسلئے کہ دینی کہلانے والے ... مدرسوں میں ارباب جنوں پیدا نہیں ہو سکتے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شانِ خلافت

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

بغیر کسی فکر کے انتہائی بیماری کے وقت زبان پر یہ قطعہ جاری ہوا۔ اکمل

تعالی اللہ کیا شانِ خلافت ہے
مرا محمود ہی جانِ خلافت ہے
معارف کے گہر جھڑتے ہیں لب سے
وہی تو ابرِ نیسانِ خلافت ہے

قسط ۱

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے چند تابندہ گوشے

(از مکرم بشیر احمد صاحب طاہر متعلم مولوی فاضل کلاس مدرسہ احمدیہ قادیان)

تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے کے بعد جب ہم وعدہ الٰہی "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" پر غور کرتے ہیں تو یہ بات نمایاں ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو ایسا باغ قرار دیا ہے جس کی نگہبانی اس نے خود اپنے ذمہ لے رکھی ہے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اس نے ہر ایک صدی پر اس کی آبپاشی کے سامان کئے اور اسے خشک ہونے سے بچایا جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

(ابوداؤد کتاب الفتن)

مگر جب بھی صدی کے سر پر کوئی بندۂ خدا اصلاح امت کے لئے مامور کیا گیا تو سابق بزرگوں کو ناگوار گذرا کہ ان کی کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو۔ جو ان کی رسم و عادات میں داخل ہو چکی ہے۔ اپنی اسی قدیم سنت کے مطابق خدا تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کی گویا آخری جنگ ہے۔ صدی کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پا کر پھر اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر دین اسلام کی تجدید فرمائی۔

آپ کا دعویٰ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خلق کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور یہ کہ آپ وہی مسیح ہیں جن کا ذکر احادیث میں آتا ہے اور وہی مہدی ہیں جن کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح آپ کا یہ دعویٰ تھا کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی ہدایت کے لئے آئے تھے اور اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ ساری دنیا آپ کے ہاتھ پر جمع ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے .... تمام ادیان کے گذشتہ [illegible] میں اس آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت کی پیشگوئی کرا دی تھی تاکہ سامنے حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے ہیں [illegible] [illegible] اور حقیقت

رسول کریم صلعم کی ایک امتی مامور کی خبر دی گئی تھی تا اس کے ذریعہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ہو کر تمام ادیان آپ کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ چنانچہ یہ سب پیشگوئیاں آپ کے وجود سے پوری ہو گئیں۔ اور آپ مسیحیوں اور یہودیوں کے لئے مسیح، زرتشتیوں کے لئے مسیودر بہمی اور ہندوؤں کیلئے کرشن کے مثیل ہو کر نازل ہوئے تا تمام اہل مذاہب پران کی کتب سے آپ کی صداقت ثابت ہو اور پھر آپ کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت معلوم ہو کر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حلقۂ غلامی میں آجائیں۔

پس جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے خلافت راشدہ کے بعد ہی اہل اسلام میں مہدی کے ظہور کا خیال پیدا ہو گیا تھا اور اب تک وہ اسی خیال پر جمے ہوئے ہیں اور صرف مسلمان ہی کسی مہدی کے منتظر نہیں بلکہ ہر قوم میں ایک ایک موعود کی انتظار لگی ہوئی ہے۔ یہود حضرت ایلیا کے انتظار میں ہیں۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی امید میں ہیں۔ ہندو کلنکی اوتار کے آنے کے گیت گا رہے ہیں۔ لیکن ہر ایک کا یہی خیال ہے کہ وہ آتے ہی تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہونگے اور مخالفین کا تلوار کی تیز دھار سے سر قلم کرینگے چنانچہ مختلف مذاہب کا فرمان درج ذیل کیا جاتا ہے:-

ہندو مذہب کا فرمان

(۱) "سو جب راجہ جب کلجگ کے آخر میں بہت سے پاپ ہوتے رہیں گے تو نارائن جی خود دھرم کی رکھشا کی خاطر سنبھل دیش میں کلنکی اوتار دھارن کریں گے۔"

(شری مدبھاگوت اسکندھ ۱۲ ادھیائے ۲)

(۲) "(اے بھارت) جب کبھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے تب میں اوتار دھارن کیا کرتا ہوں۔ نیکوں کی حفاظت گنہگاروں کی سرکوبی اور دھرم کی قائمیت کے لئے میں اوتار لیا کرتا ہوں۔"

(شری بھگوت گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۸،۷)

یہودی اور عیسائی مذہب کا فرمان

(۱) "اور میں ان کے لئے ایک چوپان مقرر کروں گا اور وہ ان کو چرائے گا یعنی میرا بندہ داؤد ان کے درمیان سردار ہوگا۔ مجھ خداوند نے یوں کہا ہے اور میں ان کے ساتھ صلح کا عہد باندھوں گا۔ اور سارے برے درندوں کو زمین پر سے نابود کروں گا اور وہ بیابان میں سلامتی سے رہا کریں گے اور جنگلوں میں سوئیں گے۔"

(حزقیل باب ۳۴ آیت ۲۰ تا ۲۶)

(۲) "تم نے اپنی باتوں سے خداوند کو بیزار کر دیا ہے .... دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا اور وہ خداوند جس کی تلاش میں ہو ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئے گا دیکھو وہ یقیناً آئے گا۔"

(ملاکی نبی کی کتاب باب ۲ باب ۱ ۲،۴۷)

(۳) "دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔"

(متی باب ۲۳ آیت ۳۸ - ۳۹)

(۴) "اور یہ پہلے جان لو کہ آخری دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں گے اور کہیں گے کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں ...... اے عزیزو! یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہے۔ خداوند اپنے وعدے میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ اس لئے کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آجائے گا ...... لیکن اس کے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظام کرتے ہیں جن میں راستبازی رہے گی۔" (پطرس باب ۳ آیت ۳ تا ۱۲)

پہلے دو حوالوں میں ایک داؤد کے آنے کا وعدہ ہے "عہد کا رسول" بھی کہا گیا ہے یہ عظیم الشان پیشگوئی آنے والے موعود سے تعلق رکھتی ہے جو یہود اور نصاریٰ کی اصلاح کے لئے آخری زمانہ میں آنے والا ہے۔ حضرت مسیح ناصریؑ کے بارے میں یہ پیشگوئی نہیں کیونکہ ان کا یہ دعویٰ ہی نہیں کہ وہ داؤد ہیں بلکہ انہیں تو "ابن داؤد" کہتے ہیں ہاں یہ دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا ہے کہ میں داؤد ہوں جیسا کہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

(درثمین)

نیز دوسرے دو حوالوں میں بھی حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کو ان کے ایک مثیل کے آنے اور اسے چور کی سی آمد قرار دیا ہے لیکن کسی اور جگہ میں اور پھر اسے متی باب ۱۹ آیت ۲۸ میں "جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا" نئی پیدائش سے تعبیر کیا ہے پس یہ عہد کا رسول حضرت مسیح ناصریؑ سے مختلف ہے گو ان کا مثیل ہے۔

مذہب اسلام کا فرمان

(۱) اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم۔

(سورۃ آل عمران ع ۱۸)

یعنی اے مومنو! اللہ تعالیٰ تم کو اس حالت میں چھوڑنے والا نہیں جس میں اب تم ہو۔ یہاں تک کہ طیب اور خبیث کھرے اور کھوٹے میں تمیز نہ کر دے اور تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ اس پوشیدہ بات کی اطلاع نہیں دے گا۔ ہاں اپنا کوئی رسول منتخب کر کے بھیجے گا جو کھرے اور کھوٹے پاک اور پلید میں تمیز کر دے گا پس تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت بڑا ثواب ہے۔

(۲) پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم حکماً عدلاً یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

یعنی اے مسلمانو! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا

جب تم میں ابن مریم (مسیح موعود) نازل ہوگا اور تم ہی میں سے تمہارا امام ہوگا۔ اور جو حکم اور عدل ہوگا پس صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا۔

(۳) "وہی ذات ہے جس نے اپنا رسول بھیجا یا بھیجے گا ہدایت اور دین حق دیکر تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک ناپسند کریں۔ یہ آیت اس امام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جو اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے گا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جو کہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہے۔"

(ترجمہ عبارت عربی بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲)

(۴) "میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں امام مہدی کی۔ جو لوگوں کے اختلافات اور دنیا میں زلزلوں کے وقت میں آئے گا۔"

(ترجمہ حدیث النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۲)

مذہب پارسی کا فرمان

ایک نشان دیئے

بدر سید، راستکاری و جانسپارگی در ایرانیاں نماند۔ چوں چنیں کارہا کنند، از تازیاں مردے پیدا شود کہ از کیر واں او دیہیم و تخت و کشور دائیں ہمہ برافتد و شوند سرکشاں زیر دستاں بینید۔ بجائے پیکرگاہ و آتشکدہ خانہ آباد بے پیکر شدہ۔ نماز برو سوئے در تازیان است۔ در ایگے کہ مادراں ساختہ آباد است۔ در اں پیکرہا نے اختر ہا بود گویا سو دہ آں خانہ نماز بروں سود ارند ازاں پیکرہا۔"

(وسفرنگ دساتیر صفحہ ۱۸۸)

یعنی جب ایرانیوں کے بُرے دن آئیں گے اور بُرے اعمال ان سے سرزد ہونگے تو عرب سے ایک مرد پیدا ہوگا۔ ابراہیم کے پیروکاروں میں سے ہوگا ایرانیوں کا تمام تخت و سلطنت تاخت و تاراج ہو جائے گا اور سرکش زیر دست ہو جائیں گے اور ایران کے آتشکدہ اور بت خانہ کی بجائے بے تصویر مکان کی طرف نماز پڑھی جائے گی اور یہ بے تصویر مکان عرب کے ریگستان میں آباد ہے جس میں ستاروں کی تصاویر ہیں۔ ان ماہیروں کو کنیر کر کے وہاں نماز پڑھا کرے گی یہ پیشگوئی سیدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پوری ہوئی۔

آگے لکھا ہے:۔

"پس افتد درہم ...... و کنند خاک پرستی و روز بروز جدائی و دشمنی در انہا افزوں شود۔ پس یا بیاید شما خوبی از یں داگر ماند یکدم اند ہمین چرخ انگیزم از کساں تو کسے و دائیں و آب تو مہتو رسالم پیغمبری و پیشوائی از فرزندان بر نگیرم۔"

(وسفرنگ دساتیر صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۰ مطبوعہ ۱۲۸۰ھ)

یعنی پھر ایک عرصہ کے بعد انکی آپس میں خانہ جنگی شروع ہو گی اور خاک پرستی شروع کر دیں گے (جیسے شیعہ اصحاب کربلا کی مٹی کی ٹکیہ سامنے رکھ کر نماز پڑھتے اور اس پر سجدہ کرتے ہیں اور دوسرے لوگ قبر پرستی کرتے ہیں) اور روز بروز ان میں دشمنی اور جدائی بڑھتی چلی جائے گی پس تمہیں اس سے زیادہ نقصان پہنچے گا۔ اور اگر زمانہ میں سے ایک روز بھی باقی رہے گا تو کسی کو تیرے فرزندوں (فارسی الاصل) میں سے کھڑا کروں گا جو تیری عزت و آبرو کو قائم کرے گا اور پیغمبری اور سرداری تیرے فرزندوں میں سے نہیں اٹھاؤں گا۔

سکھ مذہب کا فرمان

(۱) "جب جب ہوت اَرِشٹ اپارا تب تب دیہہ دھرت اوتارا"

(دسم گرنتھ صفحہ ۱۴۲)

یعنی جب کبھی لوگ خداوند کریم سے اپنا تعلق توڑ کر بُرے کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تب اوتار کا ظہور ہوتا ہے۔

(۲) "کل کلی والی شرع نبیڑی تاہی کرشنا ہو باقی ریہا دید اتھربن کر لی کرت امیتا"

(رام کلی محلہ پہلا صفحہ ۹۰۳)

یعنی دنیا میں اختلاف رونما ہوں گے۔ قاضی کرشن جی مہاراج کا ظہور ہوگا جو وحی الٰہی کے ماتحت کلام اللہ سے فیصلہ کریں گے اور اپنی قوت قدسیہ سے تمام دنیا پر چھا جائیں گے

پھر آگے لکھا ہے:۔

"سہ ہر جُگ جُگ بھگت اپایا پیج رکھد آیا رام راجے"

یعنی خدا تعالےٰ ہر زمانے میں ہی نیک لوگوں کو بھیجتا اور انکی مدد کرتا رہا ہے۔

بدھ مذہب کا فرمان

ایک چینی روایت ہے کہ لکھا ہے بدھ کی وفات سے پہلے

شاگرد خاص آنند جی نے مبارک بدھ سے کہا:۔ "جب تو چلا جائے گا ہم کو کون تعلیم دے گا۔ مبارک بدھ نے جواب دیا کہ صرف میں ہی اکیلا بدھ نہیں ہوں جو دنیا میں آیا ہوں اور نہ آخری بدھ ہوں گا۔ میں تم کو سچائی سکھلانے آیا تھا اور سچائی کی اشاعت ہوگی ...... تب تھوڑے سے دنوں کے واسطے ہوم کے بادل روشنی پر حندلی کر دینگے اور مناسب وقت میں دوسرا بدھ پیدا ہوگا اور وہ تم پر اس سچائی کا اظہار کریگا جس کی میں نے تعلیم دی ہے آنند جی نے پوچھا ہم اس کو کس طرح پہچانیں گے مبارک بدھ نے کہا میرے بعد جو بدھ آویگا میتریہ کے نام سے مشہور ہوگا یعنی وہ جس کا نام خود مہربانی ہوگا۔"

(کلیان دھوم صفحہ ۲۰۷ باب ۹۷ آیت ۱ تا ۱۰)

(مترجم شوبرت لعل درمن ایم اے)

ہندوستان کے چند بڑے بڑے مذاہب کے عقائد ہیں جو بیان کئے گئے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ ضرور ایک ایسے عظیم الشان انسان کے آنے کی خبر دی گئی ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا اور وہ ضرور بالاتفاق مسیح اور مہدی اور کلنکی اوتار اور احمد نام سے آئیگا لیکن مراد ان سب روایات کی بروزی آمد ہے نہ کہ جسمانی جن لوگوں نے متذکرہ بالا انبیاء وغیرہ کے دوبارہ آنے کو جسم عنصری مانا ہے انہوں نے سخت غلطی کھائی ہے اسکی اصل اور حقیقی مراد یہی اور صرف یہی ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ جس میں ایک ایسے شخص کی ضرورت پیش آئے گی کہ جو مسیح و درگ پالی اور محمدی جلال اور احمدی جمال سے موصوف ہو۔ اور سراسر انہیں کی خُو اور سیرت لئے ہوئے ہو اور جامع صفات کل انبیاء موعود ہو تاکہ دیکھنے والوں کو کبھی تو عیسےٰ کے جمال میں نظر آوے اور کبھی محمد اور کبھی احمد کی باحوت شان میں جلوہ نمائی کرے اور کبھی کلنکی اوتار کی روشنی سے لوگوں کی آنکھوں کو منور کرے اور ہر ایک قوم کا اسی پر اتفاق ہے کہ جب دنیا میں فساد عالمگیر ہو جائیگا اور مذاہب میں نہایت ہی سخت فتور برپا ہوگا اور زمین کی سطح ہر قسم کے جرائم اور معاصی سے پُر ہو جائے گی اور فسق و فجور زناکاری اور شراب خوری کا بازار گرم ہوگا۔ بددیانتی دغا بازی اور چوری کا زوروں پر ہوگا۔ سچائی اور پاکیزگی کا نام و نشان نہ ہوگا۔ خود کینہ بغض اور عداوت دلوں میں گھر کر جائیگی۔ چھوٹے بڑوں کی کچھ پرواہ نہ کریں گے۔ بڑے چھوٹوں پر کچھ رحم کے آثار نہ دکھلائیں گے۔ ماں باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے بیزار ہوگا۔ شرک الحاد کا زور ہوگا۔ خود پسندی اور نفس پرستی دلوں پر مسلط ہو گی ......

...... عبادات اور معتقدات میں تزلزل پڑ جائیگا اور ایمانی کمزوری انتہا کو پہنچ جائیگی۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم فرما کر ایک مصلح کو مبعوث فرمائیگا چنانچہ اس وقت کے نقشے کو ہر ایک مذہب نے یوں کھینچا ہے جیسا کہ:۔

ہندو مذہب بتاتا ہے

ایسے راجہ آئیں گے (کلنجگ میں) کہ

سچائی اور دھرم چھوٹنے کی وجہ سے کمزور ہوں گے اور دھرتی بوگی اور کرم دھرم چھوٹ جائیں گے اور بادشاہ رعایا سے لگان وغیرہ لیں گے۔ اور رکھ دیا کریں گے اور بارش کم ہو گی جس کی وجہ سے قحط پڑ جائیگا۔ گراں رہیگا ...... اور لوگ تھوڑی عمر ہونے پر بھی آپس میں فساد اور جھگڑا کرینگے اور اپنے دھرم چھوڑ کر جھوٹی قسم اور گواہی پیسے کیخاطر دینگے اور ماں باپ اور بچے کا خیال اور نیک اور بد کی پہچان جاتی رہیگی۔ چوری وغیرہ جاری رہیگی۔ برہمنوں کیلئے نشانی رہ جائیگی جس سے کوئی پہچان سکے کہ فلاں برہمن ہے اور دھن والے کی خاطر کو جان دینگے اور اونچ نیچ کا کوئی خیالی نہیں رہے گا اور بیوپار میں دھوکا اور استری کی کوئی ذات خیال نہ رکھ کر بھوگ بلاس کیا کرینگے اور برہمنوں کا دھرم کرم چھوٹ جائیگا ...... اور کنگالی آدمی پیسے والے کو اونچی ذات کا سمجھیں گے اور جھوٹ بولنے والا سچا اور عقلمند کہلائیگا ...... چاروں ورن ایک قوم ہو کر استریاں برہمنوں پر راج کرینگی اور لڑکے ماں باپ کی سیوا چھوڑ کر سسرال کے آدمیوں کی سیوا کر کے بہت خوش ہوں گے۔" وغیرہ (شریمد بھاگوت اسکند ۱۲ صفحہ ۹۲۳ تا ۹۲۲)

عیسائی مذہب بتاتا ہے

"لیکن روح صاف کہتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیموں کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ یہ ان جھوٹے آدمیوں کی ریاکاری کے باعث ہوگا جن کا دل گویا گرم لوہے سے داغا گیا ہے یہ لوگ بیاہ کرنے سے منع کریں اور ان کھانوں سے پرہیز کرنیکا حکم دینگے جنہیں خدا نے اسلئے پیدا کیا کہ ایماندار اور حق کے پہچاننے والے انہیں شکر گذاری کے ساتھ کھائیں۔" (تمتھیس باب ۴ آیت ۱، ۲، ۳)

پھر لکھا ہے:۔

"لیکن یہ جان رکھو کہ آخر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے کیونکہ آدمی خود غرض، زردوست، شیخی باز، مغرور، بدگو، ماں باپ کی نافرمانی، ناشکر، تند مزاج، نیکی کے دشمن، دغاباز، ڈھیٹ، گھمنڈ کرنیوالے، خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہونگے اور دینداری کی وضع تو رکھیں گے مگر اس کے اثر کو قبول نہ کرینگے (تمتھیس باب ۳ آیات ۱ تا ۵)

مذہب اسلام بتاتا ہے

"آخری زمانے میں عابد جاہل ہونگے قاری لوگ فاسق ہونگے ...... میاں بیوی کی اطاعت کرے۔ ماں کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹھائے اور باپ کو دور کر دے مسجدوں میں شور ہو ...... قبائل کے فاسق ان کے سردار ہوں اور جب بعد والے پہلوں پر لعنت کرنے لگیں ......

نہ چھوٹے پر رحم آئے گا۔ عوام زادے بہت بے شرم۔ مرد و عورت۔ سے بر سر راہ زنا کرے گا عالم اس لئے علم سیکھیں گے کہ روپیہ پیدا کریں۔ قرآن کریم کو تجارت ٹھہرا دیں گے۔ لوگ رستہ پر جفتی کریں گے جس طرح بہائم کرتے ہیں۔۔۔ انجام پر غیرت کریں جس طرح عورت پر غیرت کرتے ہیں۔ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کریں گے۔ مسجدوں میں نقش و نگار بنائیں گے۔ ممبروں کو لمبا اونچا کریں گے۔ دل ویران ہوں گے۔ شراب پی جائے گی۔ عورت شوہر کی تجارت میں شریک ہوگی۔ مرد عورت کی شکل بنائیں گے۔ عورتیں مرد کی ہم شکل بنیں گی۔ غیر اللہ کی قسم کھائیں گے۔ مرد بے طلب گواہی دیں گے۔ سلام جان پہچان پر ہوگا۔ فقہ غیر اللہ کے لئے سیکھیں گے۔ دنیا کو عمل آخرت سے طلب کریں گے۔ غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت، زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے۔۔۔۔۔۔ باپ کی نافرمانی کریں گے۔ یار کے ساتھ بھلائی کریں گے۔ جورو کی اطاعت ہوگی۔۔۔۔۔۔ گانے والیوں کو اور باجوں کو اختیار کریں گے۔ راہوں میں شراب پئیں گے۔ ظلم فخر جانیں گے۔ حکم کو بیچیں گے یعنی رشوت لیں گے۔۔۔۔ محتاجوں کو زکوٰۃ نہ دیں گے۔ بے گناہ کو قتل کریں گے" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۳۸ تا ۵۴)

سکھ مذہب کا فرمان

سکھ گورو صاحبان فرماتے ہیں کہ:-

"ایسا ظلم و ستم کا زمانہ آنے والا ہے۔ کہ ہندو مسلمان سب اپنے دین دھرم کو چھوڑ دیں گے، گوروؤں کی عزت نہیں کریں گے اور نصیحت حاصل کریں گے۔ سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہو جائیں گے اور اپنی اپنی کتابیں وید، قرآن اور گرنتھ صاحب کی جگہوں یعنی مندروں اور مسجدوں کو بھلا دیں گے۔ نیکی کو سب ترک کر چھوڑ دیں گے۔ [illegible] نہیں کرے گا۔ [illegible] کو سلام کرے گا۔ دوسرے کی جان کا پیاسا ہوگا۔ نانک [illegible] اس کی باتیں ہیں جو پوری ہو کر رہیں گی" (رشمی [illegible] صفحہ ۵۸ تا ۵۹ سنہ ۱۹۶۵ء)

بائیبل بڑے بڑے گرو تحقیق نے بیان کردہ زمانے پر غور کرنے کے بعد جب ہم موجودہ زمانے کا جائزہ لیتے ہیں تو بے اختیار زبان سے یہ بات نکلتی ہے کہ یہ وہی زمانہ ہے کہ جس میں ہر ایک مذہب نے مصلح کے آنے کی خبر دے رکھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے بنی نوع انسان پر رحم فرمایا اور اپنے پیارے بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی اصلاح اور بہبودی کے لئے مبعوث فرمایا اور آپ جملہ مذاہب کی بیان کردہ بشارتوں اور علامتوں کے مصداق ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

"آخر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں گناہوں کے دور کرنے کے لئے آیا ہوں جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح اس زمانے میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح ناصری کو صلیب پر چڑھایا یا ابوجہل، سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۰)۔

(باقی)

مغربی ممالک میں عیسائیت

(جناب سردار ایوب خان صاحب گلاسگو (برطانیہ) کے قلم سے)

عیسائیت کیا ہے اور عیسائی لوگ کیسے ہیں؟ ان باتوں کا جواب عیسائی ممالک میں رہ کر ہی سے مل سکتا ہے۔ مجھے یورپی لوگوں۔ جن کا مذہب عیسائیت ہے قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ان کے عوام میں رہائش کی ہے۔ ان سے کاروباری رابطہ پیدا کیا ہے۔ ان سے سماجی تعلقات رکھے ہیں۔

یہ لوگ اخوت سے خالی، مروّت سے بے بہرہ اور احسان فراموش ہیں۔ ان مسلمان اور عوام کی کوئی تمیز نہیں۔ یہ [illegible] سے پرے اور اخلاق سے خالی ہیں۔ گورے پادری، اسلامی ممالک میں نا معلوم کیا پرچار کرنے جاتے ہیں۔ جبکہ ان کے ممالک میں بہت کچھ کرنا باقی ہے مثلاً اس شہر گلاسگو میں فٹ بال کی دو ٹیمیں ہیں: ایک CELTIC اور دوسری RANGERS اول الذکر رومن کیتھولکس ہے اور دوسری غیر رومن کیتھولکس کی۔ ان ٹیموں کے ہزاروں حامی ہیں۔ جب ان کا آپس میں مقابلہ ہو تو ان کے حامیوں میں باقاعدہ جنگ ہوتی ہے۔ یہ محاذ مذاہب کا ہر پر ہوتا ہے۔ پیچ گلا میدان حشر بپا کر لیا جاتا ہے۔ دکانوں کی کھڑکیاں توڑ دی جاتی ہیں، انہیں لوٹا جاتا ہے۔

یورپ والے آپس میں نفرت کرتے ہیں۔ پھر یہ تمام گورے خواہ کتنے ہی گندے، جاہل اور شرابی کیوں نہ ہوں، کالوں سے اور دوسری گندمی قوموں سے نفرت سے پُر ہیں۔ لوگوں کو اپنے گرجوں میں جانے نہ دیں گے۔ خواہ وہ پادری روشن خیال ہوں یا پادری نمبر دو۔ یہ عیسائی ہی ہیں جنہوں نے لاکھوں افراد کو اس نصف صدی میں تباہ کیا۔ یہ عیسائی ہی تو ہیں جنہوں نے ۶۰ لاکھ یہودیوں کو زندہ قبرستانوں میں دفن کیا۔ امریکہ میں گورے، سیاہ فام عیسائیوں کو پکڑ کر ان کے جسموں پر گہرا صلیبی نشان لگاتے ہیں۔ یہ کہا نیاں نہیں، افسانے نہیں، آپ آ کر دیکھ سکتے ہیں۔

عیسائی ممالک میں جہاں نفرت ہی نفرت ہے وہاں عیسائیت کو چھوڑا جا رہا ہے۔ یہاں لوگ شیطان کی پوجا کرتے ہیں۔ کالا جادو باقاعدہ شروع ہو رہا ہے جس [illegible] ملک کمیونسٹ ہو رہے ہیں۔ عیسائیت کی جب سے تاریخ شروع ہوئی ہے ہم نے تو ان میں کہیں اخوت نہیں پڑھی۔ حضرت عیسےٰ کی تحریروں سے خود حوالے مل جاتے ہیں گے وہ بھی قابل اعتماد نہیں۔ یہ باتیں تو بہت بعد میں لکھی گئی ہیں۔ اگر لاہور والے عیسائی اپنے رسالے کا نام "نفرت" رکھیں تو بہتر ہوگا بجائے "اخوت" اور عیسائیوں میں؟ گورے پادریوں کو اپنے ملکوں میں آ کر حالات درست کرنے چاہئیں۔ یہ لوگ سُور کھاتے ہیں اور سؤر کی خصلت رکھتے ہیں۔ روحانیت ان میں نہیں ہے عیسائیت ختم ہے اسلام زندہ ہے اور زندہ رہیگا انشاء اللہ

وزیر دفاع کو سات ہزار تار اور خطوط موصول ہوئے

مختلف افراد اور تنظیموں کی طرف سے ہر طرح کی امداد کی پیشکش

نئی دلی ۲۰ ستمبر۔ وزیر دفاع شری وائی بی چوان کو اب تک مختلف افراد اور تنظیموں کی طرف سے سات ہزار سے زائد تار اور خطوط مل چکے ہیں جن میں موجودہ ہنگامی حالات کے دوران مختلف لحاظ سے ہاتھ بٹانے کی پیشکش کی گئی ہے۔ بہت سے خطوط کے ساتھ چیک، اور رقوم بھی ارسال کی گئی ہیں۔

صنعتی اداروں، تجارتی اداروں، سماجی اور ثقافتی جماعتوں، سابق فوجیوں اور دیگر شہریوں کی طرف سے خطوط اور تار موصول ہو رہے ہیں۔

پنجاب میں احمدی فرقے کی جانب سے بھیجے گئے ایک خط میں پاکستان کی جارحیت کی پُر زور مذمت کی گئی ہے اور اس جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت جو بھی تدبیر اٹھائے گی اس کی پوری حمایت کا پختہ یقین دلایا گیا ہے اور اس کی ستی کالج کے طلباء نے ایک خط میں اپنی خدمات پیش کی ہیں اور پاکستان کے طیاروں کی وحشیانہ بمباری کی مذمت کی ہے۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی و دعوت دہلی مورخہ ۲۳ ۹/۶۵)

اخبار بدر کی اشاعت میں وقفہ

گذشتہ دنوں پیش آمدہ مقامی غیر معمولی حالات کے باعث اخبار بدر کی طباعت و ترسیل ممکن نہ رہی تھی۔ اس لئے ۹ر و ۱۶ر اور ۲۳ر ستمبر کے پرچے شائع نہ ہو سکے۔ اب حالات کے کسی قدر سازگار ہو جانے پر مدغم کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے آمین۔

(ایڈیٹر)

وصایا

نوٹ:۔ وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے بارے میں کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دے۔

—— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۴۲۵ میں ضیغن بی بی زوجہ نثار اللہ خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۸-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد ساڑھے تین سو روپیہ مہر بذمہ شوہر اور زیورات قیمتی اڑھائی سو روپیہ کل مبلغ چھ سو روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو اس رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد ضیغن بی بی

گواہ شد دستخط نثار اللہ خان — گواہ شد شیخ ابراہیم نائب صدر

احمدیہ لائن موسے بنی مائینز — جماعت احمدیہ موسے بنی مائینز (بہار)

نمبر ۱۴۲۶ میں ظلیرن بی بی زوجہ شیخ ضمیر احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد صرف مبلغ پانچ صد روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میں البتہ مبلغ پانچ صد روپیہ کا زیور جو میرے خاوند نے فروخت کر دیا تھا۔ اس کی رقم بطور قرض میرے خاوند کے ذمہ ہے اس طرح کل مبلغ ایک ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ — الامتہ نشان انگوٹھا دست راست

ظلیرن بی بی

گواہ شد دستخط شیخ ضمیر بحروف اڑیہ — گواہ شد شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ

احمدیہ لائینز موسی بنی مائینز (بہار) ۲۱-۸-۶۴ — موسی بنی مائینز ۲۱-۸-۶۴

نمبر ۱۴۲۹ میں صدر النساء زوجہ شیخ فضل احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) مہر بذمہ خاوند بارہ سو روپیہ۔ زیورات مالیتی تین سو روپیہ کل مبلغ پندرہ سو روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ دستخط صدر النساء

گواہ شد خاوند موصیہ — گواہ شد دستخط شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت

Fazal Ahmad — احمدیہ موسی بنی مائینز ۲۱-۸-۶۴

احمدیہ لائینز موسی بنی مائینز (بہار)

لازمی چندہ کی فرضیت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے۔ اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضور تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا انذار سخت انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک یا نادہندہ رہا ہو۔ ایسا شخص اپنے متعلق خود غور کر سکتا ہے ظاہری طور پر اگر کوئی شخص جماعت سے خارج نہ بھی ہو لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی پاداش میں اس کا نام سلسلہ بیعت سے کٹ جائے۔ تو یہ امر اس کے لئے ارشاد خداوندی خسر الدنیا والآخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔"

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقویٰ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیدیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا"

پس حضور کے اس ارشاد سے بھی ظاہر ہے کہ جو لوگ مال کی محبت کی وجہ سے مالی قربانی میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے وعدہ بیعت کو بھلا دیتے ہیں۔ ان کو وہ مال و دولت جس کی خاطر اس عہد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے نجات یا مخلصی نہ دلا سکے گا۔ بلکہ یہی مال ان کے لئے عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔ گو یہ درست ہے کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندوں کی تحریکات بھی ہیں۔ اور یہ تمام طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے چلی آرہی ہے۔ پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ لازمی چندوں کی فرضیت کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے تو پھر بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے"

مندرجہ بالا ارشادات کے پیش نظر احباب کرام اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری توجہ اور کوشش سے کام لیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر ۱۴۳۴ میں مدیشاں بی بی زوجہ سراج صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی۔ ڈاکخانہ کنگریا ضلع کٹک اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد پانچ سو پچاس روپیہ مہر بذمہ خاوند اور زیورات مالیتی ایک سو روپیہ کل چھ سو پچاس روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی حصہ جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ دستخط بحروف اڑیہ مدیشاں بی بی۔ گواہ شد دستخط بحروف انگریزی شیخ سراج خاوند موصیہ احمدیہ لائینز موسی بنی مائینز بہار گواہ شد دستخط شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ موسی بنی مائینز (بہار)

خبریں

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ میں بہادرانہ کارنامے انجام دینے پر حکومت ہند نے ہندوستان کی فوج کے جن اعلیٰ افسران کو خطابات عطا کئے ہیں ان میں لیفٹیننٹ کرنل سلیم خان اور میجر محمد علی رام شیخ بھی شامل ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل سلیم کو مہاویر چکر اور میجر شیخ کو ویر چکر کا اعزاز ملا ہے۔ دوسرے افسران میں لیفٹیننٹ کرنل اے ایچ ایل مہتہ (مہاویر چکر) لیفٹیننٹ کرنل ڈی ہیڈ (ویر چکر) لیفٹیننٹ کرنل بھجرام (ویر چکر) میجر سکھ سنگھ (ویر چکر) بھی شامل ہیں۔ میجر شیخ محمد علی سابق نواب مانگرول کے بھائی تھے۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ گرینیڈیرز کے کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار عبدالحمید کو اعلیٰ ترین شجاعت کا مظاہرہ کرنے پر پرم ویر چکر (بعد از مرگ) دیا گیا ہے۔ بہادری کے لئے یہ سب سے بڑا اعزاز ہے۔ حوالدار عبدالحمید خان کو اپنی جان کی بالکل پرواہ نہ کرنے اور مستقل مزاجی کے ساتھ پاکستانی بکتر بند فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے مورچے پر بے جگری کے ساتھ ڈٹے رہنے کے صلہ میں دیا گیا ہے۔ حوالدار عبدالحمید نے اپنے دستے کی حملہ کا نہ دینے والی گنوں کی مدد سے دو پاکستانی پیٹن ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔ اور ایک پیٹن ٹینک کو سخت نقصان پہنچایا لیکن اس بیچ اس دلاور نان کمیشنڈ افسر کو دشمن کے چوتھے ٹینک کا گولہ آ لگا اور وہیں جان بحق ہو گیا۔

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے آج بڑے دلیلوں سے سمجھایا کہ وہ بھارتی عوام کے جذبات کا احساس کر رہا کہ دیش کی خود مختاری اور یکجہتی برقرار رکھی جانا چاہیے۔ وہ کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ کو خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ نہیں سکا کہ بڑی طاقتیں کیا چاہتی ہیں۔ کہ ہم کیا کریں۔ کیا جب بھی ہم پر دباؤ ڈالا جائے ہم اپنے علاقہ کا کچھ حصہ صرف اس لئے دے دیں کہ ہمارا دیش بڑا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے آج ایک پبلک جلسہ میں اعلان کیا کہ کشمیر کے عوام نے پاکستان کو احساس کرا دیا ہے کہ کشمیر پر بزور شمشیر قبضہ کرنے کی کوشش کامیاب نہ ہونے دی جائے گی۔ اور کہ جب بھی ایسی کوشش کی جائے گی وہ بری طرح سے ناکام رہے گی۔ شری شاستری نے برطانیہ کے پاکستان نواز رویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب پاکستان کے مسلح افراد ہزاروں کی تعداد میں گھس آئے تھے تو برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن اور ان کی سرکار خاموش تھی پھر جب پاکستانی فوجوں نے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے چھمب کے علاقہ میں پیشقدمی شروع کی تو بھی برطانیہ خاموش رہا لیکن جب ہم نے حفاظت خود اختیاری کی خاطر پنجاب کی سرحد پار کر کے لاہور کی طرف پیشقدمی شروع کی تو برطانیہ نے واویلا شروع کر دیا اور ہماری مذمت شروع کر دی۔

جموں ۲۷ ستمبر۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سیالکوٹ سیکٹر میں بھارتی فوجیں جنگ بندی کے موقع پر پاکستان کے تقریباً چار سو مربع میل علاقہ پر قابض تھیں

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ وزیر اطلاعات و نشریات شریمتی اندرا گاندھی نے کل رات براڈکاسٹ تقریر میں لوگوں سے اپیل کی کہ وہ آنیوالے دنوں کے لئے تیار رہیں۔ جو کئی لحاظ سے خطرہ اور مایوسی سے پُر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جنگبندی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پاکستان اپنا اشتعال انگیز رویہ ترک کر دے گا۔ کچھ ممالک ہم پر صاف دباؤ ڈالیں گے۔ جبکہ دوسرے در پردہ دباؤ ڈالیں گے تاکہ وہ ہمیں ہماری اعلان شدہ پوزیشن سے ہٹا سکیں۔ اس لئے لوگوں کو [illegible] رام کی جھلک

نہیں ہے۔ وہ محض ہوشیار اور چوکنے ہیں۔

فاضلکا ۲۶ ستمبر۔ آج ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے فاضلکا سیکٹر میں جنگ بندی کے بعد پاکستانی جارحیت کے متعلق بتایا کہ پاکستانیوں نے ۲۳ ستمبر کو ۱/۲ ۳ بجے تڑکے جنگ بندی لاگو ہونے کے بعد دریا کے پار سات بھارتی سرکی بند دیہات (جھگیاں) جو حالیہ بھارت پاکستان معاہدہ کے تحت بھارت کو منتقل کئے گئے تھے حملہ کر دیا۔ اور انہیں لوٹ کر جلا دیا۔

اگرتلہ ۲۶ ستمبر۔ آج پاکستان کی ایسٹ پاکستان رائفلز نے اگرتلہ کے ہوائی اڈہ کے نزدیک فائرنگ کی اور بھارتی پولیس چوکی پر بھی گولیاں چلائیں۔ ہوائی اڈہ کے نزدیک واقع ایک گاؤں نرسنگھ گڑھ پر بھی فائرنگ کی گئی۔ اور پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ ہماری طرف سے فائرنگ کا جواب فائرنگ سے دیا گیا۔ بھارت کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ کچھ پاکستانی حملہ آور اگرتلہ کے قریب واقع گاؤں سہالیکا پور میں گھس آئے اور وہ کچھ مویشی ہانک کر لے گئے۔

انبالہ ۲۶ ستمبر۔ مرکزی وزیر اطلاعات و براڈکاسٹنگ شریمتی اندرا گاندھی نے آج صبح انبالہ چھاؤنی میں سینٹ پال کے گرجا گھر کا معائنہ کیا جسے پاکستانی ہوائی جہازوں نے بمباری کر کے تباہ کر دیا تھا۔ آج عیسائیوں کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ پرانے گرجا گھر کے ملبہ پر نیا گرجا گھر جلدی تعمیر ہو جائے گا۔ یہ میٹنگ ایک خیمہ کے نیچے ہوئی کیونکہ گرجا گھر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور اب صرف ملبہ کا ڈھیر رہ گیا ہے۔ یہ گرجا ۱۵۰ برس پرانا تھا۔ اور اس علاقہ میں مادر کلیسا کہلاتا تھا۔ شریمتی اندرا گاندھی کی تقریر کے وقت بہت سے عیسائیوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

امرتسر ۲۶ ستمبر۔ مرکزی وزیر اطلاعات شریمتی اندرا گاندھی نے آج چہہرٹہ میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنجابیوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کے ناپاک عزائم کو ناکام بنا دینے کے لئے متحد ہو جائیں۔

چنڈی گڑھ ۲۶ ستمبر۔ پنجاب کے گورنر سردار اجل سنگھ نے آج بیاد سیکٹر ۱۹ کے گوردوارہ میں ایک دھارمک دیوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مادر وطن کے وقار و اکھنڈتا کی حفاظت کرنے میں سکھ ہمیشہ اگلی صفوں میں رہے ہیں۔ انہوں نے حالیہ پاکستانی جارحیت کے دوران بھی اپنے فرائض سر انجام دیئے۔ گورنر نے کہا کہ اگر اب بھی چین یا پاکستان ہمارے ملک پر دوبارہ حملہ کیا تو سکھ اپنے خون کا آخری قطرہ بہا کر مادر وطن کی آزادی کی حفاظت کریں گے۔

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ معتبر حلقوں نے بتایا ہے کہ پاکستان میں ایوب اور بھٹو میں تعلقات اتنے بگڑ گئے ہیں کہ وہ کسی وقت بھی ٹوٹ سکتے ہیں۔ گذشتہ منگل کو کراچی میں امریکن سفارت خانہ کے باہر مظاہرے ہوئے ان میں بھٹو زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ جب ایوب اپنی وزارت کے ساتھ جنگبندی کے بارے غور کر رہے تھے۔ تب بھی باہر اسی قسم کے مظاہرے کئے گئے تاکہ ایوب پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ جنگبندی منظور نہ کرے

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ آج ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ کل چالیس چینی فوجیوں نے بھارتی فوج کے تین افراد کو جن میں ایک نان کمشنڈ افسر اور دو فوجی جوان تھے گھیرے میں لے کر اغوا کر لیا۔

محاذ جنگ سے ۲۷ ستمبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے بیچ فائر بندی ہونے کے بعد جو پاکستانی غنڈے چوری چھپے ایک ایک دو دو کی شکل میں اکھنور پاکستانی علاقہ میں گھس آئے تھے جو ہماری فوجوں نے پاکستان سے آزاد کروایا ہے ان کا مکمل طور پر صفایا کر دیا گیا ہے جنگبندی کے بعد پاکستانی فوجی درجنوں بار اس کی خلاف ورزی کر چکے ہیں سیالکوٹ ڈیرہ بابا نانک سیکٹروں سے بھی پاکستانی فوجیوں، سمگلروں اور غنڈوں کی طرف سے جنگبندی کی خلاف ورزی کی اطلاعات مل رہی ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ بھارت کے وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نیو یارک جاتے ہوئے راستہ میں ماسکو میں دو روز قیام کریں گے اور روسی لیڈروں کے ساتھ پاکستان کی طرف سے جنگبندی کی خلاف ورزی اور چینی دھمکی کی نوعیت کے بارے بات چیت کریں گے۔

مہتمم روزنامہ بیان ... ۳۰ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۶ ... ۶۵